مالی استحکام اور بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کو زری استحکام اور مالی نظام کی صحت کو یقینی بنانے کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔

مالی استحکام ایک ایسی صورتِ حال کو کہا جاتا ہے جس میں اندرونی و بیرونی دھچکوں کے باوجود مستعد مالی وساطت اور ادائیگی کی خدمات کے فریضے کی انجام دہی بلا تعطل جاری رہتی ہے اور مالی خطرات کی اچھی نگرانی اور انتظام اس انداز میں کیا جاتا ہے کہ نظمی بحرانوں کے امکانات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اسٹیٹ بینک کے نزدیک مالی استحکام ایک جاری عمل ہے کیونکہ مالی شعبہ خود کو معیشت اور مالی عالمگیریت کے تقاضوں سے مسلسل ہم آہنگ کرتا رہتا ہے۔

مؤثر مالی وساطت اور آبادی کے تمام طبقات تک مالی خدمات کی رسائی وہ مثالی صورتِ حال ہوتی ہے جس میں معاشی نمو کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی شعبے سے گہرے روابط کے پیش نظر مالی شعبے کی افادیت کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مالی شعبے کے رہنما ضابطہ کار کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک اس شعبے کی نمو میں سہولت کار کا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مالی ضروریات کو باسہولت اور محفوظ انداز میں پورا کرنے کے لیے مالی شعبے کی صلاحیت پر اقتصادی منتظمین کا اعتماد بھی مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور اس کے فروغ میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اپنے ان مقاصد کے حصول کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی)، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (پی بی اے)، وفاقی حکومت اور دیگر ضوابطی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

مالی استحکام کو یقینی بنانے سے اسٹیٹ بینک کو اپنے ایک اور اہم مقصد زری استحکام کو محفوظ بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ مالی استحکام کی عدم موجودگی میں زری استحکام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ مالی استحکام کا جائزہ سال میں دو بار شائع ہوتا ہے جس میں مالی استحکام کے مسائل کے تجزیے کے ساتھ ساتھ پالیسی اقدامات پر رائے بھی شامل ہوتی ہے۔ اس جائزے میں مالی شعبے میں ہونے والی پیش رفت سے متعلق معروضی نقطہ نظر اور مالی اداروں و بازاروں کے مسائل کا گہرا تجزیہ کرتے ہوئے مالی استحکام کی کیفیت پر آزادانہ تناظر اور تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔ مالی نظام کے بعض پہلوؤں پر عوامی بحث کو فروغ دینے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔

اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے جائزے پر آراء اور تبصروں کا خیر مقدم کرتا ہے۔